میٹرک اور انٹر کے امتحانات سے فارغ طلبہ کے لئے امسال بھی قرآن کالج میں، حسب روایت، ۸ ہفتے کے ایک مختصر دینی و معلوماتی کورس کا انعقاد ہوا۔ اس کورس میں داخلہ اگرچہ ۳۸ طلبہ نے لیا تھا لیکن ۱۲ طلبہ بالکل آغاز ہی میں اپنی ذاتی وجوہات کی بنا پر اس کورس کو چھوڑ گئے۔ باقی ۲۶ طلبہ میں سے ۱۶ طلبہ اختتام تک باقاعدگی سے شریک ہوئے اور سند کے مستحق قرار پائے۔

اس ورکشاپ میں جو مضامین طلبہ کو پڑھائے گئے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے:

۱۔ نماز و قراءت قرآن کی تصحیح

۲۔ ارکان اسلام سے متعلق تفصیلات بذریعہ لیکچرز

۳۔ قرآن حکیم کے منتخب نصاب کے ابتدائی ۳ حصے مکمل، اور چوتھے حصے کے ابتدائی اسباق

۴۔ مطالعہ لٹریچر کے ضمن میں محترم ڈاکٹر اسرار صاحب کی کچھ کتب کا مطالعہ کروایا گیا۔

۵۔ عربی گرامر کہ جس میں صرف اسم سے متعلق ابتدائی مباحث شاملِ نصاب تھے۔

☆ ☆ ☆

قرآن اکیڈمی کراچی میں تقریب تقسیمِ اسناد

مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۹۵ء بروز جمعرات بعد نماز عصر قرآن اکیڈمی کراچی میں "تقریب تقسیم اسناد" منعقد ہوئی۔ اس سادہ اور مبارک تقریب میں ان طلباء و طالبات کو اسناد دی گئیں جنہوں نے انجمن خدام القرآن سندھ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے ایک سالہ اور دو ماہی کورسز میں کامیابی حاصل کی تھی۔

ایک سالہ کورس منعقدہ ۹۴۔۱۹۹۳ء اور ۹۵۔۱۹۹۴ء اور دو ماہی کورس منعقدہ مئی تا جولائی ۹۵ء میں مجموعی طور پر ۵۷ طلباء و طالبات نے کامیابی حاصل کی۔ ان میں ۳۳ طلباء اور ۲۴ طالبات شامل تھیں۔ محترم جناب چودھری رحمت اللہ بٹر صاحب نے اپنے دست مبارک سے طلباء میں اسناد تقسیم کیں، جبکہ قرآن اکیڈمی کراچی کے شعبہ خواتین کی ناظمہ صاحبہ نے طالبات میں اسناد تقسیم کیں۔ طلباء اور طالبات کے لئے یہ تقریبات ایک ہی وقت میں علیحدہ علیحدہ منعقد کی گئیں۔

طلباء میں تقسیم اسناد کی تقریب کا آغاز ذیشان عقیلی صاحب نے سورۃ الواقعہ کے آخری رکوع کی تلاوت و ترجمہ سے کیا۔ بعد ازاں، صدر انجمن خدام القرآن سندھ جناب زین

العابدین صاحب نے افتتاحی کلمات ادا کرتے ہوئے انجمن خدام القرآن سندھ کے مقاصد اور کارکردگی کا جائزہ پیش کیا۔ انہوں نے کامیاب ہونے والے طلباء کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ "عربی زبان کے فہم میں پختگی پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس کی تدریس نہ کی جائے اور قرآن حکیم کی اصل ہدایت تبھی منکشف ہوتی ہے جب قرآن کے مطالب کو آگے بیان کیا جائے۔"

صدر انجمن کے افتتاحی کلمات کے بعد جناب چودھری رحمت اللہ بٹر صاحب نے طلباء میں اسناد تقسیم کیں۔ بعد ازاں' اپنے صدارتی خطبہ میں بٹر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ قرآن حکیم انسان کو "علم" کی بنیاد پر ہی اشرف المخلوقات قرار دیتا ہے۔ اور انسان کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اپنے نظریات و تصورات کی بنیاد ٹھوس علمی حقائق پر رکھے۔ علم کے حصول کے لئے جو صلاحیتیں اللہ نے انسان کو دی ہیں ان کے بارے میں روزِ قیامت بازپرس ہوگی' لہٰذا ان کا درست استعمال ضروری ہے۔ سورۃ الاعراف آیت ۱۷۹ میں جنوں اور انسانوں کی اکثریت کے جہنم میں جانے کی اصل وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ وہ اپنی سماعت' بصارت اور قلب کو حصول علم اور غور و فکر کے لئے استعمال نہ کرتے تھے۔ علم کی دو بڑی بڑی اقسام ہیں یعنی علم الادیان اور علم الابدان۔ انسان آج علم الابدان کے حصول میں تو بہت آگے بڑھ گیا ہے لیکن علم الادیان کے حصول کی طرف اس کی توجہ بہت کم ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم علم الادیان اور خاص طور پر اس کی اہم ترین شاخ علم القرآن کے حصول کی اہمیت اجاگر کریں۔ یہی علم اللہ کی رحمت کا سب سے بڑا مظہر ہے (سورۃ الرحمٰن آیات ۱ تا ۴) اور اس کے بغیر ہر علم بجائے مفید ہونے کے مضر ہے۔

چودھری رحمت اللہ بٹر صاحب نے کئی احادیث مبارکہ کے حوالے سے ان لوگوں کی عظمت و فضیلت کا ذکر کیا جو قرآن حکیم کا علم سیکھتے ہیں' اس پر عمل کرتے ہیں اور اسے دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ چودھری صاحب نے اپنے خطبہ کے اختتام پر حاضرین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا سنائی جس میں آپؐ نے بڑی عاجزی اور انکساری کے اظہار کے بعد اللہ تعالیٰ سے درخواست کی ہے کہ "اے اللہ قرآن کو ہمارے دلوں کی بہار' ہمارے سینوں کا نور' ہمارے دکھوں کا مداوا اور ہمارے اندیشوں اور غموں کو دور کرنے والا بنا دے"۔

راقم الحروف (ناظم تدریس) نے اختتامی کلمات کے طور پر کامیاب ہونے والے طلباء کو مبارکباد دی اور کہا کہ آپ نے قرآن حکیم کے سیکھنے کے عمل کی ایک سند تو یہاں حاصل کر لی ہے لیکن اصل خواہش یہ ہونی چاہئے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ ہمیں ان بہترین لوگوں میں شمولیت کی سند عطا فرما دے جو حدیث نبوی کے مطابق قرآن حکیم کے سیکھنے اور سکھانے والے ہیں۔ اس

خواہش کو پورا کرنے کے لئے وہ علم قرآن دوسروں کو سکھاتا ہو گا جو ہم نے خود سیکھا ہے اور اپنے علم قرآن کو مزید بڑھاتا ہو گا۔ تقریب کا اختتام چودھری رحمت اللہ بٹر صاحب کی دعا پر ہوا۔

طالبات میں تقسیم اسناد کے بعد انجمن خدام القرآن سندھ کی شعبہ خواتین کی ناظمہ صاحبہ نے کامیاب طالبات کو مبارکباد پیش کی اور انہیں قرآن حکیم کی نشر و اشاعت میں حصہ لینے کی دعوت دی۔ انہوں نے مسز خالد علی اور بنتِ احمد شمسی کی خاص طور پر حوصلہ افزائی فرمائی جنہوں نے ایک سالہ کورس کی تکمیل کے بعد دو ماہی کورس میں خواتین کو عربی گرامر کی تعلیم دی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں انجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی کے دائرہ ہائے کار اور اہداف کے فرق کو بڑی عمدگی سے واضح فرمایا۔ (مرتب : نوید احمد، کراچی)

(**Continued from page 92**)

everylasting; it summons to duty by its demands and averts from wrongdoing by its prohibitions: (*Republic*, 3 : 22)

12 It would be too lengthy to cite here all the Quranic exhortations. However, we may recall a passage (4 : 36-8) in which it speaks of the social behaviour of the devoutly God-conscious man: "And serve God; ascribe no thing as partner unto Him : (show) kindness unto parents, and unto near kindred, and orphans, and the needy, and unto the neighbour ...... and the fellow-traveller and the wayfarer and the slaves whom your right hands possess."

13 *Majum'a Tafasir-e-Farahi* (author's translation from Urdu), Lahore, 1969, P. 350.

14 *Grundlegung*, 2 ; E.T. Abbot, p. 46.